بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظہر کی سنت قبلیہ فرض سے پہلے پڑھنا سنت مؤکدہ ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا ظہر کی چار رکعت سنت قبلیہ کو فرض سے پہلے پڑھنا ہی سنت مؤکدہ ہے یا یہ اختیار ہے کہ چاہیں فرضوں سے پہلے پڑھ لیں اور چاہیں تو فرضوں کے بعد پڑھ لیں؟

جواب

سنت قبلیہ میں اصل سنت یہی ہے کہ وہ فرضوں سے پہلے پڑھی جائے، لہذا ظہر سے پہلے کی چار رکعت سنت مؤکدہ کو بھی فرض سے پہلے پڑھنا ہی سنت مؤکدہ ہے۔ اس پر چند دلائل درج ذیل ہیں:

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی چار رکعت سنت قبلیہ کو ظہر سے پہلے ادا کرنے پر مواظبت یعنی پابندی فرمائی ہے، البتہ کبھی کسی وجہ سے رہ گئی تو بعد میں ادا فرمائیں۔ فرضوں سے پہلے اس کی ادائیگی کی پابندی سے ان سنتوں کا اصل محل فرضوں سے پہلے ہونا، معلوم ہوتا ہے۔

(2) اگر کسی عذر کی وجہ سے ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں ادا کرنے سے رہ جائیں تو اس کی ادائیگی کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے فرضوں کے بعد والی دو سنتیں پڑھی جائیں، پھر چار رکعتیں ادا کی جائیں۔ اس کی وجہ ان الفاظ سے بیان کی گئی کہ وہ چار رکعت سنت مؤکدہ تو اپنے اصل مسنون محل، یعنی فرضوں سے پہلے ادا ہونے سے رہ گئیں، لہذا اب بلا ضرورت فرضوں کے بعد والی دو سنتوں کو بھی ان کے مسنون محل سے مؤخر نہ کیا جائے۔ بیان کی گئی اس علت سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان چار رکعتوں کا اصل مسنون محل فرضوں سے پہلے ہے۔

(3) جب یہ چار رکعتیں فرضوں کے بعد ادا کی جائیں گی تو اگرچہ بعد میں بھی سنتِ مؤکدہ ہی ادا ہوں گی لیکن اپنے اصل مسنون وقت سے ہٹ جانے کی وجہ سے قضا کہلائیں گی، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اگرچہ ظہر کا وقت باقی ہے، لیکن فرضوں کے بعد ان چار رکعت سنت مؤکدہ کا اصل وقت نہیں۔

فقہائے کرام کی بیان کردہ ان وجوہات سے واضح ہو گیا کہ ظہر سے پہلے کی چار رکعت سنتِ مؤکدہ کا اصل اور مسنون محل ظہر کے فرضوں سے پہلے ہے، لہذا ان چار رکعات کو فرضوں سے پہلے پڑھنا ہی سنت مؤکدہ ہے۔

ظہر سے پہلے کی چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(و) السنن (آکدھا سنۃ الفجر) اتفاقا، ثم الاربع قبل الظھر فی الاصح“ ترجمہ: سنن میں بالاتفاق سب سے زیادہ تاکید سنتِ فجر کی ہے، پھر (سنت فجر کے بعد دوسرے نمبر پر) اصح قول کے مطابق ظہر سے قبل چار سنت کی تاکید ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 2، صفحہ 545، دارالمعرفۃ، بیروت)

غنیۃ المتملی میں ہے :”واختلف فی اقواھابعدر کعتی الفجر قیل التی قبل الظھر والتی بعدھاوالتی بعدالمغرب کلھاسواء و قیل بل التي قبل الظھر آکد، وھوالاصح انتھی قال ابن الھمام لأن نقل المواظبۃ الصریحۃ علیھا أقوی بعدسنۃ الفجر“

ترجمہ : فجر کی دو رکعت سنتوں کے بعد اقوی (مؤکد) ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ ظہر سے پہلے کی سنتیں، ظہر کے بعد کی سنتیں اور مغرب کے بعد کی سنتیں سب یکساں ہیں اور بعض نے کہا کہ (سنت فجر کے بعد دیگر سنتوں میں سے) ظہر سے پہلے والی سنتیں زیادہ مؤکد ہیں، اور یہی اصح قول ہے۔ ابن ہمام رحمہ اللہ نے فرمایا: کیونکہ فجر کی سنتوں کے بعد ظہر سے پہلے والی سنتوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مواظبت کا صریح طور پر منقول ہونا زیادہ قوی ہے۔ (غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، صفحہ 332، مطبوعہ کوئٹہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعت کی ادائیگی پر پابندی فرمائی، چنانچہ سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے :”عن قابوس، عن أبیہ قال: أرسل أبي إلی عائشۃ: أي صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان أحب إلیہ أن یواظب علیھا؟

قالت: کان یصلي أربعا قبل الظھر، یطیل فیھن القیام، ویحسن فیھن الرکوع والسجود“ ترجمہ : حضرت قابوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کون سی نماز زیادہ محبوب تھی جس کی آپ پابندی فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں قیام کو طویل فرماتے اور رکوع و سجود بھی اچھی طرح ادا فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، باب فی الأربع الرکعات قبل الظھر، جلد 1، صفحہ 365، رقم الحدیث : 1156، دار احیاء الکتب العربیۃ)

علامہ نور الدین سندھی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں ”حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ“ میں فرماتے ہیں :”قولہ (کان یصلي أربعا) یدل علی أنہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یواظب علی أربع قبل الظھر“ ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعت پڑھا کرتے تھے) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ (حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 353، دار الجیل، بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہر کے فرضوں سے پہلے ان چار سنتوں پر مواظبت ایسی ثابت اور مؤکد تھی کہ بعض فقہائے کرام نے اسی مواظبت کی بنا پر یہ قول اختیار کیا کہ اگر یہ سنتیں فوت ہوجائیں تو فرضوں کے بعد ان کی قضا نہیں کی جائے گی، اگرچہ صحیح قول یہی ہے کہ ان کی قضا کی جائے گی۔ تاہم اس مواظبت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنتیں ظہر کے فرضوں سے پہلے پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

چنانچہ فتح باب العنایہ بشرح النقایہ میں ہے :”(ثم یقضیھا) أي یؤدي سنۃ الظھر في وقتہ کما روي عن أبي حنیفۃ وصاحبیہ، وھو الصحیح. **وقیل: لا یقضي لأنہ علیہ الصلاۃ والسلام إنما واظب علیھا قبل الظھر**“ ترجمہ : پھر (ظہر کے فرضوں سے پہلے سنت ادا نہ کرنے کی صورت میں فرضوں کے بعد) ظہر کی سنتیں ادا کرے گا، جیسا کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے دونوں شاگردوں سے منقول ہے، اور یہی صحیح قول ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ظہر کی سنت ادا نہ کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے صرف ظہر سے پہلے ادا کرنے کی پابندی فرمائی ہے۔ (فتح باب العنایہ بشرح النقایہ، جلد 1، صفحہ 365، دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت)

چار رکعت سنت کے مسنون محل یعنی فرضوں سے پہلے ادا نہ ہونے کی وجہ سے ان کو فرضوں کے بعد والی دو سنتوں کے بعد ادا کرنا بہتر ہے، چنانچہ فتح القدیر میں ہے: "فعند أبي يوسف بعد الركعتين وهو قول أبي حنيفة، وعلى قول محمد قبلهما، وقيل الخلاف على عكسه، والأولى تقديم الركعتين لأن الأربع **فاتت عن الموضع المسنون** فلا تفوت الركعتان أيضا عن موضعهما قصدا بلا ضرورة." ترجمہ: (ظہر کی سنت قبلیہ کو اگر پہلے نہ پڑھا ہو تو) پس حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ظہر کی چار رکعت سنتِ مؤکدہ کو ظہر کے بعد کی دو رکعت سنت کے بعد ادا کیا جائے گا، اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ جبکہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق چار رکعتوں کو دو رکعتوں سے پہلے ادا کیا جائے گا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اختلاف اس کے برعکس ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے دو رکعتیں ادا کی جائیں؛ کیونکہ چار رکعتیں اپنے مقررہ مسنون مقام سے رہ گئی ہیں، لہٰذا بغیر کسی ضرورت کے دو رکعتوں کو بھی ان کے مسنون مقام سے قصداً فوت نہیں کرنا چاہیے۔ (فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 476، دار الفکر، بیروت)

چار رکعت سنتوں کے فرضوں کے بعد ادا کرنے کی صورت میں یہ قضا کہلائیں گی کہ یہ ان کا اصل وقت نہیں، چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ علیہ ردالمحتار میں لکھتے ہیں: أما إذا أتى بها بعده فهي قضاء، **إذ لا شك أنه ليس وقتها** وإن كان وقت الظهر فافهم" ترجمہ: جب (ظہر سے پہلے کی) چار رکعتیں ظہر کے بعد ادا کی جائیں تو وہ "قضا" ہوں گی، کیونکہ اس وقت ان چار رکعتوں کا اصل وقت نہیں ہے، اگرچہ ظہر کا وقت باقی ہے۔ پس اس بات کو اچھی طرح سمجھو۔ (ردالمحتار، جلد 2، باب قضاء الفوائت، صفحہ 633، 632، دار المعرفۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "وإن قيل ان وقتها مخصوص بما قبل الفرض فتكون قضاء بعده" ترجمہ: اور اگر یہ کہا جائے کہ ان سنتوں کا (مسنون) وقت ظہر کے فرضوں سے پہلے مخصوص ہے، تو فرض کے بعد ادا کرنے کی صورت میں یہ قضا ہوں گی۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 440، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "(امام) ظہر کی سنتیں اگرچہ بعد فرض پڑھ لے گا مگر بلاعذر اس کو اس کی جگہ سے ہٹانا بھی برا ہے کہ **سنت قبلیہ میں اصل سنت یہی ہے کہ وہ فرض سے قبل پڑھی جائے**، جماعت قائم ہو چکنے بعد مقتدی کا جماعت میں مشغول ہونا اور سنت کا موخر کرنا عذر شرعی کی وجہ سے ہے مگر بلاوجہ امام کا موخر کرنا سنت کے خلاف ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 200، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فتاوی بحر العلوم میں بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ یہ عبارت موجود ہے۔ (فتاوی بحر العلوم، جلد 1، صفحہ 384، شبیر برادرز، لاہور)

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ قضا تو فرض اور واجب کی ہوتی ہے، سنت کی قضا نہیں ہوتی، نیز جب ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کا مسنون وقت فرضِ ظہر سے پہلے ہے تو فرضوں کے بعد انہیں ادا کرنا سنت کیسے قرار پائے گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ سنت کی قضا نہ ہو لیکن یہاں یہ حکم حدیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں ظہر کے بعد ادا فرما لیا کرتے تھے، لہٰذا ظہر سے پہلے کی چار

رکعت سنتِ مؤکدہ اگر فوت ہوجائیں تو اُنہیں ظہر کے بعد ادا کیا جائے گا، اور بعد میں ادا کرنے کے باوجود وہ چار رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہی شمار ہوں گی، کیونکہ ان کی قضا کا حکم خلاف قیاس خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے: ”أن القياس في السنن عدم القضاء كما مر، وقد استدل قاضي خان لقضاء سنة الظهر بما عن عائشة - رضي الله تعالى عنها - «أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا فاتته الأربع قبل الظهر قضاهن بعده» فيكون قضاؤها ثبت بالحديث على خلاف القياس كما في سنة الفجر، كما صرح به في الفتح“ ترجمہ: سنتوں کے بارے میں قیاس یہ ہے کہ ان کی قضا نہ کی جائے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اور قاضی خان نے ظہر کی سنت کی قضا کے جواز پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں سے رہ جاتے تو انہیں ظہر کے بعد ادا فرما لیتے تھے۔ لہٰذا ظہر کی ان چار رکعتوں کی قضا حدیث کی وجہ سے قیاس کے خلاف ثابت ہوئی ہے، جس طرح فجر کی سنت کی قضا بھی حدیث کی وجہ سے ثابت ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ (ردالمحتار، جلد 2، باب ادراک الفریضۃ، صفحہ 620، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”تحقیق مقام و تنقیح مرام یہ ہے کہ حقیقۃً قضا نہیں مگر فرض یا واجب کی۔ الاداء فی محل اداء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم داخل فی مطلق السنۃ فما ادی فی غیر المحل لا یکون سنۃ فلا یکون قضاء اذ القضاء مثل الفائت بل عینہ عند المحققین نعم ما عین لہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم محلا بعد فوتہ فیقع سنۃ فیکون قضاء حقیقۃ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادائیگی کے محل میں ادا مطلق سنت میں شامل ہے لہٰذا جو اس کے علاوہ وقت میں ادا ہوں گے وہ سنت ہی نہیں ہوں گے لہٰذا قضا کہاں! کیونکہ قضاء فوت شدہ کی مثل بلکہ محققین علماء کے ہاں عین نماز ہوتی ہے، ہاں فوت ہونے کے بعد جس کا وقت خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمادیا وہ ادائیگی سنت ہوگی اور قضا بھی حقیقی ہوگی) **باقی نوافل وسنن اگرچہ موکدہ ہوں مستحق قضا نہیں کہ شرعاً لازم ہی نہ تھی جو بعد فوت ذمہ پر باقی رہیں، مگر بعض جگہ برخلاف قیاس نص وارد ہوگیا وہی سنتیں جو ایک محل میں ادا کی جاتی تھیں بعد فوت دوسری جگہ ادا فرمائی گئیں جیسے** فجر کی سنتیں جبکہ فرض کے ساتھ فوت ہوں بشرطیکہ بعد بلندی آفتاب وقبل از زوال ادا کی جائیں **یا ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہو تو بعد فرض بلکہ مذہب ارجح پر بعد سنت بعدیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہنوز وقت ظہر باقی ہو۔۔۔** ان شرائط کے ساتھ جب یہ دونوں سنتیں بعد فوت پڑھی جائیں گی تو بعینہا وہی سنتیں ادا ہوں گی جو فوت ہوئی تھیں اور ان کے سوا اور فوت شدہ سنتیں یا یہی سنتیں بے مراعات ان شرائط کے پڑھی جائیں گی تو صرف نفل ہوں گی نہ سنت فائتہ۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 148-147، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1323

تاریخ اجراء: 21 ربیع الاول 1448ھ/03 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net